دارالافتاء

مولانا مفتی حافظ ثناء اللہ خان مدنی
شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

❁ تحیۃ المسجد کا حکم ❁ نماز اور سجدہ سہو کے متعلق سوالات

مزنیہ عورت کی بیٹی سے نکاح کی شرعی حیثیت

❁ سوال: ایک منکوحہ اور اولاد والی عورت کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے مراسم اس حد تک ہوجائیں کہ اسلامی حدود بھی پار ہوجائیں۔ اب کافی سال گزرنے کے بعد وہ شخص اس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، کیا قرآن وسنت کی روشنی میں اجازت ہے؟

جواب: مذکورہ بالا صورت میں مزنیہ کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے۔ راجح مسلک کے مطابق زنا سے حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث میں ہے:

«لا يحرّم الحرام الحلال» ”حرام کے ارتکاب سے حلال شے حرام نہیں ہوتی۔“

عکرمہؒ نے ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے: إذا زنىٰ بأخت امرأته لم تحرم عليه امرأته. ”جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرلے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی۔“ صحیح بخاری (باب مايحل من النساء ومايحرم...الخ) کے تحت حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے:

”جمہور زنا سے حرمت کے قائل نہیں وحجتهم أن النكاح في الشرع إنما يطلق على المقصود عليها لا على مجرد الوطء وأيضا فالزنا لاصداق فيه ولا عدة ولاميراث، قال ابن عبدالبر: وقد أجمع أهل الفتوى من الأمصار علىٰ أنه لايحرم على الزاني تزوّج من زنى بها فنكاح أمها وأبنتها أجوز

(فتح الباری: ۹/۱۵۷)

”اوران کی دلیل یہ ہے کہ شریعت میں نکاح کا اطلاق اس کے مقصود پر ہوتا ہے، محض مجامعت کا نام نکاح نہیں ہے۔ نیز زنا میں نہ حق مہر ہوتا ہے، نہ عدت اور میراث۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ جب مختلف علاقوں کے اہل فتویٰ علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ زانی کیلئے اپنی مزنیہ سے نکاح کرنا حرام نہیں ہے تو پھر مزنیہ کی ماں یا اس کی بیٹی سے نکاح کرنا بالاولیٰ جائز ہوا۔“

www.KitaboSunnat.com